105724
RS: 3/-

ہفت روزہ
الجمعیۃ
نئی دہلی
جلد ۔۔ شمارہ ۔۔ ۲۴ تا ۳۰ اکتوبر ۱۹۹۶ء ۔ ۲۱ تا ۲۷ جمادی الآخرہ ۱۴۱۷ھ

اترپردیش میں بی جے پی، بی ایس پی کا
بے جوڑ اتحاد
انجام کیا ہوگا!؟

یوپی میں یہ اتحاد اب صرف بی ایس پی کی اپنی ضرورت اور مجبوری بنکر رہ گیا ہے ورنہ بی جے پی تو اسے پہلے ہی ختم کر دینا چاہتی تھی۔

اترپردیش کی مخلوط حکومت کی دونوں شریک پارٹیوں بی جے پی۔ بی ایس پی کے لیڈروں کی نئی دہلی میں ۱۲ اکتوبر کو منعقد ہونے والی میٹنگ کے بعد لوگ اس خوش فہمی میں مبتلا ہو گئے تھے کہ اب اس حکومت کے کم سے کم معاہدے کے مطابق چھ ماہ پورے ہو جائیں گے۔ ان کی یہ خوش فہمی

اچانک اس وقت ٹوٹ کر بکھر گئی جب صرف چار دن بعد ہی ۱۶ اکتوبر کو بی جے پی کے مسٹر راج ناتھ سنگھ نے اعلان کر دیا کہ اگر بی ایس پی حمایت واپس لے لیتی ہے تو بی جے پی ریاست میں اپنے بل بوتے پر حکومت سازی کا دعویٰ کرے گی۔

مسٹر راج ناتھ سنگھ کے اس بیان نے بی ایس پی کی قیادت کو حیرت و استعجاب میں مبتلا کر دیا ہے اور وہ اب یہ سوچنے پر مجبور ہو گئی ہے کہ وہ کیا کرے اور شاید اسی سلسلہ کی کڑی ہے کہ بی ایس پی لیڈر مایاوتی نے اسی دن شام کو گورنر رومیش بھنڈاری سے ملاقات کر کے یہ جاننے کی کوشش کی کہ اگر ایسا ہوتا ہے تو ان کا رد عمل کیا ہوگا۔

اصل بات یہ ہے کہ بی ایس پی نے جس مقصد کے لئے بی جے پی کے ساتھ اتحاد کیا تھا، اگرچہ وہ اس میں کسی حد تک کامیاب بھی رہی ہے، لیکن اسے سیاسی سطح پر جس نقصان سے دوچار ہونا پڑا ہے یا مستقبل میں ہونا پڑے گا اس کا ادراک کرنے کے بعد وہ [illegible] اس اتحاد میں بی جے پی کا اصل منشا

بڑی بات کے ان ممبران اسمبلی کو اپنا بنا لینا تھا جو کسی درجہ کے قریب بی ایس پی کے ٹکٹ پر کامیاب ہو کر اسمبلی میں پہنچے ہوئے ہیں، اور وہ جو ذہنی و فکری لحاظ سے بی جے پی کے فلسفے سے وابستہ رہے ہیں۔ اس مقصد میں اب اس کو ایک بڑی حد تک کامیابی مل گئی ہے اور ان ممبران کی ایک

بڑی تعداد اب اس کے لئے تقریباً تیار بیٹھی ہے کہ بی جے پی، بی ایس پی اتحاد ختم ہو اور وہ کھل کر بی جے پی کی حمایت کا اعلان کر دیں۔ غالباً منصوبہ یہ بنایا گیا ہے کہ چند مخصوص وجوہات کو لے کر بی ایس پی کو اتحاد ختم کرنے کے لئے مجبور کر دیا جائے اور جب بی ایس پی تیار ہو کر اتحاد کے اختتام کا اعلان کر دے تو یہ

پارٹی بنا کر بی ایس پی کے ایک گروپ کی صورت میں نکل آئیں، اپنا ایک علیحدہ گروپ تشکیل دے کر بی جے پی کی حمایت کا اعلان کر دیں۔ اس طرح بی جے پی اس تاک میں ہو جائیگی کہ وہ ریاست میں حکومت سازی کر سکے اسی کی طرف مسٹر راج ناتھ سنگھ نے اپنے بیان میں اشارہ کیا ہے۔

لیکن بی جے پی اور بی ایس پی کا یہ غیر فطری اتحاد بھی حیرت ہے کہ اب کس طرح چل رہا ہے اور ایک ہی پلیٹ فارم پر جمع ہو رہا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ دونوں پارٹیوں کے اپنے اپنے عزائم ہیں جن کے حصول کے لئے

وہ یہ سب کچھ کھیل کھیل رہی ہیں اور اب چونکہ بی جے پی تقریباً اپنے مقصد کو پہنچ چکی ہے اور اس کے پاس [illegible] حکومت

سازی کے لئے مطلوبہ تعداد بھی پوری ہو چکی ہے اس لئے اب اس نے پیچھے دکھانے شروع کر دیئے ہیں۔

صحیح بات یہ ہے کہ اب یہ اتحاد صرف بی ایس پی کی اپنی ضرورت و مجبوری بن کر رہ گیا ہے ورنہ بی جے پی تو اسے پہلے ہی ختم کر دینا چاہتی تھی۔ لیکن بی ایس پی

محمد سالم جامعی

کے صدر کانشی رام اور مایاوتی دونوں لیڈر بی جے پی کی تمام باتوں کو پورا پورا تسلیم کر کے اس اتحاد کو ٹوٹنے سے بچایا ہے۔ بی ایس پی اب [illegible] کی کوشش میں ہے کہ وہ یہ چاہتی ہے کہ کسی ایسے گرم موضوع کو بنیاد بنا کر اتحاد ختم کیا جائے جو خالص دلتوں سے جڑا ہوا ہو تاکہ آنے والے الیکشن میں اسے بھنایا جا سکے اور دوسری طرف وہ یہ یقین دلانا چاہتی ہے کہ اگر بی ایس پی کی یہ مخلوط حکومت جاتی ہے تو وہ اسمبلی کا اعلان کرے تو گورنر اسمبلی تحلیل کر کے نئے انتخابات کرا دیں۔

ہمارے خیال میں بظاہر بی ایس پی کی یہ دونوں مرادیں پوری ہوتی نظر نہیں آتیں۔ بی جے پی [illegible] پانی کی طرح بہایا جانے والے [illegible] الزامات پر خاموشی اختیار کر لی ہے اور اعلان کر دیا ہے کہ [illegible] میں جو فیصلہ بی جے پی حکومت کر چکی ہے وہ پورے کئے جائیں گے۔ دوسری طرف گورنر

(باقی صفحہ ۔۔ پر)

ہفت روزہ الجمعیۃ نئی دہلی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اجودھیا پر ریفرنڈم۔ ایک ناقابل عمل تجویز

اتر پردیش میں کلیان سنگھ کے وزارت علیا کا منصب سنبھالنے کے بعد اجودھیا کا مسئلہ ایک بار پھر موضوع بحث بن گیا ہے۔ اس بحث کی ابتداء اس وقت ہوئی جب کلیان سنگھ اپنے پورے سرکاری تام جھام کے ساتھ اجودھیا پہنچے اور اعلان کیا کہ رام مندر بنانا ان کی دیرینہ خواہش ہے، پھر اس کے جواب میں جنتا دل ایس جے کے ایک وزیر مسٹر بنیاد حسین انصاری نے ایک بیان داغ دیا اور اعلان کر دیا کہ جس طرح کلیان سنگھ نے سرکاری وسائل کا استعمال کر کے اجودھیا جا کر رام للا کے درشن کئے ہیں اسی طرح وہ بھی بابری مسجد کی جگہ پر جا کر نماز ادا کریں گے اس سے پہلے اس بحث کا دروازہ سی بی آئی کی خصوصی عدالت نے بھی کھولدیا تھا۔ عدالت نے بابری مسجد کی مسماری کے الزام میں کلیان سنگھ سمیت انچاس سنگھ پریوار کے اہم لوگوں کے خلاف سی بی آئی کو فرد جرم داخل کرنے کی ہدایت دی ہے، جس پر بعض ماہرین قانون نے یہ نکتہ اٹھا کر کہ ایک ملزم کو آخر کیونکر وزارت علیا کے عہدہ کا حلف دلایا جا سکتا ہے۔ بعض لوگ اس سے بھی آگے چلے گئے اور انھوں نے عدالت میں یہ رٹ دائر کر رکھی ہے کہ چونکہ کلیان سنگھ سپریم کورٹ کو گمراہ کرنے کے الزام میں ایک دن کی سزا عدالت تحویل میں بھگت چکے ہیں اس لئے وہ ایک سزا یافتہ شخص ہیں جب کہ عوامی نمائندگی قانون کی دفعہ ۸ کے تحت انتخابات میں حصہ لینے کی اجازت نہیں ہے اور اگر کوئی شخص انتخاب ہی لڑنے کے لئے نااہل ہو تو اسے وزارت علیا جیسا عہدہ کیسے تفویض کیا جا سکتا ہے یہ رٹ تادم تحریر عدالت کے روبرو پیش ہے اور ہم نہیں جانتے کہ عدالت عالیہ اس سلسلہ میں کیا رخ اپنائے گی۔ بہرحال اجودھیا کا مسئلہ اس وقت موضوع بحث بنا ہوا ہے اور ہر پڑھا لکھا شخص اس پر رائے زنی کرنے میں مصروف ہے۔

کانگریس کے ایک لیڈر اور سابق مرکزی وزیر سلمان خورشید ایک اچھے خاصے تعلیم یافتہ لیڈر ہیں، انھوں نے بھی اس سلسلے میں تجویز پیش کی ہے کہ اس مسئلہ پر عوامی رائے لی جائے۔ اگر مسجد کے حق میں اکثریت کی رائے آتی ہے تو وہاں مسجد تعمیر کر دی جائے اور اگر مندر کے حق میں اکثریت کی رائے آ جائے تو وہاں مندر بنا دیا جائے۔

جہاں تک مسٹر سلمان خورشید کی رائے کا تعلق ہے یہ بات ہماری سمجھ سے بالاتر ہے کہ اس تجویز کا ماخذ کیا ہے اور یہ ان کے دل و دماغ میں کس سمت سے اتاری گئی ہے، کیا انھیں یہ معلوم نہیں ہے کہ سنگھ پریوار نے اجودھیا کے مسئلہ کو اس قدر گرما دیا ہے کہ اب یہ اکثریت کے جذبات کا مسئلہ بن گیا ہے، ظاہر ہے کہ اکثریت کے لوگ ریفرنڈم میں اپنے ان مفروضہ جذبات کے حق میں ہی رائے دیں گے، تو کیا ان کی یہ رائے واقعتاً اظہار حقیقت کا ثبوت ہوگی جب کہ تاریخی حقائق دشواہد اس بات کے گواہ ہیں کہ بابری مسجد نہ رام مندر توڑ کر بنائی گئی اور نہ ہی اس جگہ کوئی رام پیدا ہوئے تھے یہ بات اس سے بھی ظاہر ہے کہ جذبات بھڑکا دیئے جانے کے بعد آج بھی اس اجودھیا میں درجنوں مقامات ایسے ہیں جہاں خود بعض ہندوؤں کے خیال کے مطابق رام پیدا ہوئے تھے۔

۶ دسمبر ۱۹۹۲ء کو اجودھیا میں جس بربریت کا مظاہرہ کیا گیا تھا وہ اپنے حق

کے حصول کے لئے نہیں بلکہ مسلمانوں کے حقوق غصب کرنے کے لئے کیا گیا تھا جس نے بقول سابق وزیر اعظم مسٹر وی پی سنگھ ملک کے آئین ستونوں، عدلیہ، مقننہ اور انتظامیہ کو ریزہ ریزہ کر دیا تھا۔ اگر بقول سلمان خورشید صاحب اکثریت کی رائے کے مطابق وہاں مندر بنا دیا جائے تو آخر اس سیکولرزم کا کیا ہوگا جسے ہماری پارلیمنٹ نے دستور کی اساس بنا رکھا ہے۔ پھر اگر سلمان خورشید صاحب کی اس بات کو تسلیم بھی کر لیا جائے تو سوچئے کہ کیا فرقہ پرست ریفرنڈم کا یہ ہتھیار صرف اجودھیا تک ہی محدود رہ سکے گا۔ اس لئے کہ یہ بات فرقہ پرست طاقتوں کی منشا کے عین مطابق ہے اور وہ اس کا استعمال پھر دوسری عبادت گاہوں کیلئے بھی کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔

ہمارے خیال میں اجودھیا کے مسئلہ کا صرف ایک ہی حل ہے کہ حکومت عدالت کو ہدایت دے کہ وہ قانونی عمل کو تیزی کے ساتھ آگے بڑھائے اور جلد سے جلد اس مسئلہ کا فیصلہ ہو جائے۔ ہم عدالتی فیصلہ کو قبول کرنے کے لئے پہلے بھی تیار تھے اب بھی تیار ہیں اور انشاء اللہ آئندہ بھی تیار رہیں گے۔

حقیقت یہ ہے کہ مسلسل پانچ سال بعد سے اس مسئلہ کو سیاسی پارٹیوں یا لیڈروں نے اپنے اقتدار کی خاطر مسلسل ایک سیاسی مسئلہ بنا رکھا ہے یہ معاملہ شروع سے ہی عدالت میں ہے اور اگر حکومت اس مسئلہ میں دلچسپی لے لیتی تو یہ مسئلہ کبھی کا حل ہو چکا ہوتا، مگر افسوس کہ سیاسی مصلحتیں انھیں کچھ کرنے نہیں دیتیں [illegible] یہی وجہ ہے کہ ایک انتہائی سیدھا سادا قانونی مسئلہ سیاسی پیچیدگیوں کا شکار ہو کر رہ گیا ہے۔ اب بھی وقت ہے کہ حکومت عقل کے ناخن لے اور عدالتوں سے جلد از جلد اس مسئلہ میں فیصلہ کرانے ورنہ وہ دن دور نہیں ہے کہ فرقہ پرست طاقتیں اس بنیاد پر ملک کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گی اور پھر کوئی بھی طاقت ملک کے اتحاد کو برقرار رکھنے میں کامیاب نہ ہو سکے گی۔

جواہر القرآن

سورۂ انعام ــــ ۶

ترجمہ آیات ۔ ۳۱ ــ ۳۴ ــــ حضرت شیخ الہندؒ

- تباہ ہوئے وہ لوگ جنھوں نے جھوٹ جانا ملنا اللہ کا یہاں تک کہ جب آپہونچے گی ان پر قیامت اچانک تو کہیں گے اے افسوس کیسی کوتاہی ہم نے اس میں کی اور وہ اٹھاویں گے اپنے بوجھ اپنی پیٹھوں پر خبردار ہو جاؤ کہ برا بوجھ ہے جس کو وہ اٹھاویں گے (ف ۱)
- اور نہیں ہے زندگانی دنیا کی مگر کھیل اور جی بہلانا اور آخرت کا گھر بہتر ہے پرہیزگاروں کے لئے کیا تم نہیں سمجھتے (ف ۲)
- ہم کو معلوم ہے کہ تجھ کو غم میں ڈالتی ہیں ان کی باتیں سو وہ تجھ کو نہیں جھٹلاتے لیکن یہ ظالم تو اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں۔
- اور جھٹلائے گئے ہیں بہت سے رسول تجھ سے پہلے پس صبر کرتے رہے جھٹلانے پر اور ایذا پر یہاں تک کہ پہونچی ان کو مدد ہماری اور کوئی نہیں بدل سکتا اللہ کی باتیں اور تجھ کو پہونچ چکے ہیں کچھ حالات رسولوں کے (ف ۳)

فوائد ــــ علامہ شبیر احمد عثمانیؒ

(ف ۱) انسان کی بڑی غفلت اور بدبختی یہ ہے کہ ملنا اللہ سے انکار کرے اور زندگی کے اس بلند ترین مقصد کو جھوٹ سمجھے یہاں تک کہ جب موت یا قیامت سر پر آ کھڑی ہو تب بے فائدہ کف افسوس ملتا رہ جائے کہ [illegible] یا یوم قیامت کے لئے تیار کرنے میں کیسی [illegible] کوتاہی کی [illegible] حسرت سے مجبور ہوگا۔ جرموں اور شرموں کے بار گراں کو جس سے اس کی پشت خمیدہ ہوگی یہ [illegible] کا باعث حسرت ذرا بھی ہلکا نہ کر سکے گا۔

(ف ۲) کفار کہتے تھے کہ بجز دنیوی زندگی کے ہماری کوئی زندگی نہیں، لیکن حق یہ ہے کہ یہ فانی اور محدود زندگانی حیات اخروی کے مقابلہ میں محض کھیل اور جی بہلانا ہے۔ یہاں کی زندگی کے صرف اسی حصہ کو زندگی کہا جا سکتا ہے جو آخرت کی درستی میں خرچ کیا جائے۔ بقیہ تمام اوقات جو آخرت کی فکر و تیاری سے خالی ہوں [illegible] عاقبت اندیش کے نزدیک لہو و لعب سے زائد وقعت نہیں رکھتے۔ پرہیزگار اور کچھ دار لوگ جانتے ہیں کہ ان کا اصلی گھر آخرت کا گھر ہے اور ان کی حقیقی زندگی آخرت کی زندگی ہے۔

(ف ۳) [illegible] حقیقت و صداقت سارے جہان سے زیادہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں ڈالی گئی تھی، آپ ان بدبختوں کی تکذیب [illegible] مستقبل کی تباہی [illegible] و طعن و کلمات سے سخت رنج اور صدمہ محسوس فرماتے تھے۔ ان آیات میں آپ کو تسلی اور استقلال و تحمل کی تلقین دی گئی ہے کہ [illegible] تکذیب سے اس قدر دلگیر اور [illegible]

سیاست کو جرائم سے پاک کرنے کی طرف ایک اور قدم

عوامی نمائندگی قانون میں ترمیم کے لئے

الیکشن کمیشن کا مشورہ

گذشتہ دنوں الیکشن کمیشن نے ... مشورہ دیا ... سیاست کو جرائم سے پاک کرنے کے لئے ... [illegible]

ایک ہدایت جاری کی گئی جس میں ... [illegible]

رشوت دینے یا غلط اثر ڈالنے کے الزام میں ایک سال کی سزا یا جرمانہ یا دونوں بھگتنے والے شخص کے لئے اس دن سے چھ سال کے لئے چناؤ لڑنے پر پابندی ہوگی۔

... کے لئے اس دن سے چھ برس کے لئے چناؤ لڑنے پر پابندی ہوگی۔ ... [illegible]

... اور اہم مشورہ سے شامل ہیں۔

اترپردیش کی پارٹی سیاست پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے

کیسری اور جتیندر پرساد میں جنگ

[illegible]

گجرات میں دینی مدارس کی نگرانی کی ہدایت

مسلمانوں کے ساتھ کھلی ناانصافی

گجرات ریاستی حکومت نے ... [illegible]

کوئی ہدایت دی گئی ہے۔ ... [illegible]

کوشش کی جا رہی ہے ... [illegible]

آزادی سے پہلے

جمعیۃ علماء ہند کی خدمات کا سرسری جائزہ

قسط ۱

محمد عفان منصورپوری

ہندوستان کی تاریخ میں ۱۸۵۷ء کا انقلاب ایک جنگ آزادی کی حیثیت رکھتا ہے، جو علماء کرام نے انگریزوں کے خلاف چھیڑی تھی۔ ہندوستان پر اپنا تسلط قائم کرنے اور اسلامیت اور اسلامی تہذیب کو ختم کرنے کے لیے انگریزوں نے ہر ممکن کوشش کی۔ ایک وقت میں جب ہندوستان پر مسلمانوں کا اقتدار قائم تھا اس وقت انگریزوں نے مسلمانوں کی حکومت کو ختم کر کے یہاں اپنا تسلط جما لیا ... [illegible]

... کے خلاف ایک ایسی تحریک کی بنیاد ڈال کر آزادی کا میاب ہو جائے اور آج ہندوستان کا نقشہ کچھ اور ہوتا ... اس تحریک کے نتیجے میں حضرت شیخ الہند اور حضرت شیخ الاسلام کو مالٹا میں قید کر دیا گیا اور پھر ہندوستان میں ... علماء کو قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنی پڑیں ... ان حالات میں پوری قوم کو ایک مضبوط قیادت اور رہنما جماعت کی ضرورت تھی جیسا کہ امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد لکھتے ہیں ... ایک ایسی جماعت کی ضرورت تھی جو قیادت، اصلاح، تعلیم و تبلیغ اور فکری و عملی رہنمائی کرے ... [illegible]

جماعتی زندگی اور صحت مند تنظیم کے تقاضوں سے جس کی امام قیادت اور روشن خیال علماء حق کے ہاتھوں میں ہو ... احساس فرض اور جذبہ عمل سے ... چنانچہ جمعیۃ علماء ہند ۱۹۱۹ء میں ... خلافت کانفرنس کا پہلا اجلاس زیر صدارت مولانا عبدالباری فرنگی محلی منعقد ہوا تھا جس میں علماء کرام کی ایک معتد بہ تعداد موجود تھی ... اس موقع پر مجلس شوریٰ میں یہ فیصلہ کیا گیا ... علماء کرام عامۃ المسلمین کی رہنمائی کو فرض ادا کیا ... چنانچہ حاضرین کی اتفاق رائے سے جمعیۃ علماء ہند کے قیام کا فیصلہ کیا گیا۔ جمعیۃ علماء کے مستقل صدر مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب اور ناظم سحبان الہند مولانا احمد سعید صاحب قرار پائے ... (مسلمانوں کا روشن مستقبل ص ...)

قیام جمعیت کے وجوہ اور حالات

جب ذیل اقتباسات سے معلوم ہو جاتے ہیں جمعیت کی بنیاد ... ۲۳ نومبر ۱۹۱۹ء کو جب دہلی میں خلافت کانفرنس کا پہلا اجلاس ... منعقد کیا گیا ... حکومت برطانیہ سے خلافت ... کے ... علماء ... اس امر کی ضرورت محسوس کی گئی کہ علماء کی ایک ... جماعت ... ہندوستان کی سیاست ... [illegible]

خوش ہو اور ... سیاست ... حکومت ... علماء ... خوشامد ... ۱۸۵۷ء ... علماء حق کے ساتھ ... اور علماء حق کی ... تحریک ... سیاست ... اور جمعیۃ علماء ہند کا قیام ... مسلمانوں کا روشن مستقبل ... (روشن مستقبل از مولانا سید طفیل احمد منگلوری ... ص ...)

جمعیۃ علماء ہند کے اغراض و مقاصد

دستور اساسی جمعیۃ علماء ہند کے اغراض و مقاصد حسب ذیل ہیں:

دفعہ ۲: اسلام اور مقاصد شریعت اسلامیہ کا حسب ذیل امور میں رہنمائی اور جدوجہد کرنا۔

(الف) اسلام، مرکز اسلام (حجاز مقدس) جزیرۃ العرب اور شعائر اسلام کی حفاظت اور اسلامی قومیت کو نقصان پہنچانے والے اثرات کی مدافعت۔

(ب) مسلمانوں کے مذہبی اور وطنی حقوق اور ضروریات کی تحصیل و حفاظت۔

(ج) علماء کو ایک مرکز پر جمع کرنا۔

(د) ملت اسلامیہ کی شرعی تنظیم اور محاکم شرعیہ کا قیام۔

(ھ) شرعی نصب العین کے موافق قوم و ملک کی کامل آزادی۔

(و) مسلمانوں کی مذہبی، تعلیمی، اخلاقی، معاشرتی، اقتصادی اصلاح اور ... تبلیغ و اشاعت۔

(ز) ممالک اسلامیہ اور دیگر ممالک کے مسلمانوں سے اسلامی اخوت ... کے روابط کا قیام و استحکام۔

(ح) شرعی حدود کے مطابق غیر مسلم برادران وطن کے ساتھ ... اتفاق کے تعلقات کا قیام ... جمعیۃ علماء ... [illegible]

(باقی ...)

... اپنے دور کی حالت پر نظر ڈالتے ... انگریزوں کو ... علماء ... دین اسلام ... خاطر دشمن اسلام کے مقابلے میں ... جنگ آزادی ... ان نازک حالات میں تحفظ دین اسلام کی ... [illegible]

اور شیخ الہند کی تحریک ... محمود ... مجاہد ... آزادی ... علماء کرام میدان جنگ میں ... دین اسلام ... حضرت شیخ الہند ... حضرت مولانا ... دہلی ... [illegible]

ہندوستان مختلف شعبوں میں رفتار ترقی

• ہندوستان میں جدید آلات کی تعداد جو ۱۹۵۱ء میں ... تھی ۱۹۹۶ء میں ... ہو گئی۔ اسی طرح اس شعبہ میں سالانہ تقریباً ... فی صد کا اضافہ ہو رہا ہے۔

• ریاستی حکومتوں نے سیاحت کو صنعت کا درجہ دے دیا ہے ... اس صنعت میں روزگار اور معاشی ... بہت زیادہ گنجائش کے پیش نظر اس شعبہ کے لیے متعدد ترغیبات فراہم کی گئی ہیں۔

• گزشتہ برسوں میں سیاحت سے زر مبادلہ کی آمدنی میں زبردست اضافہ ہوا ہے ... ۱۹۹۶ء میں ... ملین روپیہ ہو گئی ہے ... تقریباً ... فی صد کا اضافہ ہو رہا ہے۔

• سیاحت کے شعبہ میں تقریباً ... ملین لوگوں کو روزگار کے براہ راست مواقع فراہم ... ہیں۔

• ... [illegible]

• آزادی کے وقت ... بندرگاہیں ... [illegible]

• ملک میں ... بندرگاہیں ... بڑی بندرگاہیں ... [illegible]

• آزادی کے بعد سے سبز انقلاب کی وجہ سے ہندوستان زراعت کے شعبہ میں زبردست تبدیلی آئی ہے ... [illegible]

• آزادی کے بعد سے زرعی ... [illegible]

• زیادہ ... پیداوار ... [illegible]

• آزادی کے بعد ... ماہی گیری ... [illegible]

• آزادی کے بعد سے زرعی ... دودھ کی پیداوار ... [illegible]

(... صفحہ ... پر)

فاروق حکومت کا ایک

[illegible]

ہماری سب سے بڑی کامیابی

جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ

[illegible]

علیحدگی پسندی کا ج

مسلم کانفرنس کے لیڈر پروفیسر

[illegible]

کشمیریوں میں

وزیر مملکت برائے داخلہ

[illegible]

عالم اسلام

بنگلہ دیش میں اپوزیشن کا پہیہ جام

[illegible]

پاکستان میں مردم شماری پھر موقوف

[illegible]

بوسنیا میں مسلمانوں کے قتل عام کا مقدمہ

[illegible]

طالبان مخالف فوج نے ۷ پاکستانی رہا کیے

[illegible]

انسداد جرائم کیلئے عرب سیکورٹی سربراہی میٹنگ

[illegible]

حماس کے لیڈر کا غازہ پٹی میں پرجوش خیر مقدم

[illegible]

مختصرات

ڈوڈی الفائد کو دوسری جگہ دفنایا جائے گا

[illegible]

جوڈی ولیمس کو نوبل امن انعام دینے کا اعلان

[illegible]

اسقاط حمل قتل ناحق ہے۔ پاپائے روم

[illegible]

میکسیکو میں زبردست سمندری طوفان
۱۱۸ افراد ہلاک

[illegible]

قحط اور بھوک سے دس لاکھ افراد کی ہلاکت کا اندیشہ

[illegible]

خلا نوردوں کو اعزاز

[illegible]

...سال۔ کیا کھویا۔ کیا پایا

[illegible]

...ست میں جمہوریت کی بحالی ہے
...کٹر فاروق عبداللہ کا انٹرویو

[illegible]

...مزید گہرا ہو گیا ہے
...عبدالغنی بھٹ کا انٹرویو

[illegible]

...بیداری آئی ہے
...قبول ڈار کا انٹرویو

[illegible]

پردہ

قرآن و سنّت کی روشنی میں

احادیث شریفہ میں پردے کے احکام

نعت پاک

معین الدین شمسی

نعت شریف

ایلزبیتھ دوم کا دورۂ جلیانوالہ باغ

کیا تاریخ کو دوبارہ لکھا جا سکتا ہے

ہو سکتا ہے کہ ملکہ ایلزبیتھ دوم نے ۱۹۱۹ء میں ہونے والے جلیانوالہ باغ قتل عام کو پہلی مرتبہ افسوسناک قرار دیتے ہوئے کہا کہ وہ بہت چاہ کر بھی تاریخ کو دوبارہ نہیں لکھا جا سکتا۔ وہ اپنے اعزاز میں صدر جمہوریہ کی جانب سے دی گئی دعوت میں شریک لوگوں سے خطاب کر رہی تھیں۔

ملکہ ایلزبیتھ نے کہا کہ یہ کوئی پوشیدہ حقیقت نہیں ہے کہ ماضی میں کچھ افسوسناک واقعات ہوئے ہیں جلیانوالہ باغ جن کی ایک مثال ہے۔ انھوں نے کہا کہ تاریخ میں شکوہ اور دکھ کے بہت سے مواقع آتے ہیں ہمیں اداس لمحات سے سبق حاصل کر کے مستقبل کی بنیاد بنانی چاہئے۔

انھوں نے کہا کہ برطانیہ اور ہندوستان دو پرانے دوست ملک ہی نہیں بلکہ ایک دوسرے کے مفادات کا نام ہے۔ ہند پاک تعلقات کے سلسلے میں انھوں نے کہا کہ اگر دونوں ملک مل کر کام کریں تو وہ پرانی دشمنی کو ختم کر سکتے ہیں جیسا ہم نے یورپ میں بھی دیکھا ہے اور اب یہ جنوبی ایشیا میں بھی ضرور ہوگا۔

اس سے پہلے برطانیہ کی ملکہ ایلزبیتھ دوم کا راشٹرپتی بھون میں روایتی طریقے سے گرمجوشی کے ساتھ استقبال کیا گیا، اس موقع پر انھیں ۲۱ توپوں کی سلامی دی گئی۔ بعد میں مہارانی نے راج گھاٹ جا کر مہاتما گاندھی کی سمادھی پر پھولوں کا ہار چڑھایا۔ [illegible] کے ساتھ [illegible] بات چیت کی [illegible] ایک مشترکہ [illegible] کا افتتاح کیا۔

برطانیہ کی ملکہ کے اعزاز میں دئے گئے عشائیہ میں صدر [illegible] نے [illegible] جانب داری اور دنیا میں [illegible] باہم کے [illegible] بے بنیاد قرار دیتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کو اس بات کا پختہ یقین ہے کہ ترقی کے [illegible] انھوں نے کہا کہ ہندوستان نے اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھے اور بہتر تعلقات قائم کرنے کے لئے پوری ایمانداری سے کوشش کی ہے۔

صدر جمہوریہ نے کہا کہ امن اور ترقی میں برطانیہ کے ساتھ دوستی [illegible] ہے [illegible] غیر جانب داری اور قیام امن کے لئے [illegible] دوسرے [illegible] دنیا میں [illegible] کی کوشش کی ہے۔

دعوت میں مہارانی کے شوہر شہزادہ فلپ، مسز اوشا نارائنن، نائب صدر کرشن کانت اور وزیر اعظم مسٹر آئی کے گجرال جیسی اہم شخصیات شامل تھیں۔

ملکہ ایلزبیتھ دوم کے اس پانچ روزہ دورے میں ان کے شوہر پرنس فلپ ڈیوک آف ایڈنبرا بھی آئے ہیں۔ راشٹرپتی بھون میں صدر جمہوریہ کے آر نارائنن نے ان کا استقبال کیا جبکہ وہاں موجود وزیر اعظم اندر کمار گجرال اور دوسرے وزراء سے ہاتھ ملایا۔

ملکہ کے اس پانچ روزہ دورے کے پروگرام میں سکھوں کے مقدس مقام گولڈن ٹیمپل اور جلیانوالہ باغ کا دورہ انتہائی اہمیت کے ساتھ شامل کیا گیا تھا۔

ملکہ ایلزبیتھ کے ان دونوں مقامات کے دورے کے وقت ان کی حفاظت کے سخت انتظامات کئے گئے تھے۔ اس تاریخی باغ کو عام لوگوں کے لئے [illegible] گھنٹے پہلے ہی بند کر دیا گیا تھا جبکہ گولڈن ٹیمپل میں [illegible] جانے سے گھنٹہ پہلے [illegible] جلیانوالہ باغ تک کی سڑک پر [illegible] پولیس [illegible] اس کی وجہ سے شہر کے اندر معمولات زندگی معطل ہو کر رہ گئے۔ کچھ مقامات پر تو کرفیو جیسا ماحول دکھائی دے رہا تھا۔

حالانکہ ملکہ کے آنے سے عوام میں کوئی جوش و خروش نہیں پایا جا رہا تھا [illegible] لوگ پریشان تھے [illegible] دن بھر اپنے گھروں میں [illegible] گھر سے نکلنے [illegible] گھنٹوں انتظار کرنا پڑا۔ سب سے زیادہ پریشانی بچوں کو اٹھانی پڑی [illegible]

انتظامیہ نے پہلے ہی اعلان کر دیا تھا کہ [illegible] گاڑیاں، موٹر سائیکلیں وغیرہ [illegible] سڑک کے دونوں جانب بنے مکانات اور دکانوں [illegible] اس سڑک پر [illegible] پولیس کا زبردست پہرا تھا [illegible] گھروں سے نکلنے کی اجازت نہیں [illegible] ضلع انتظامیہ نے [illegible] کی اجازت تو دی [illegible] لیکن ان کو [illegible] بیٹھنے کی اجازت نہیں تھی۔

دورہ میں شاہی برطانیہ کی مہارانی ایلزبیتھ کے دورۂ ہند کے دوران اس وقت ایک اور نیا تنازعہ پیدا ہو گیا جب ان کے شوہر پرنس فلپ نے کہا کہ جلیانوالہ باغ میں جنرل ڈائر کی گولیوں سے مرنے والوں کی تعداد [illegible]

مہارانی اور ان کے شوہر ڈیوک آف ایڈنبرا [illegible] اکتوبر کو جلیانوالہ باغ میں ۱۹۱۹ء میں مارے گئے لوگوں کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے گئے تھے۔ اس پورے سفر کے دوران مہارانی [illegible] انھوں نے [illegible] وزیٹر بک میں دستخط کئے [illegible]

[illegible]

اتر پردیش میں بی جے پی بی ایس پی کشمکش

ایک سیاسی چال؟

اتر پردیش میں بی ایس پی [illegible] کے تعلقات [illegible] فیصد [illegible] واقعات و حالات [illegible]

[illegible]

بی جے پی دلتوں کی مخالفت [illegible] موجودگی میں [illegible] بی جے پی لیڈر [illegible]

[illegible]

اب [illegible] اکتوبر سے ریاست میں [illegible]

مسٹر [illegible] سنگھ [illegible]

لیکن اصل بات یہی ہے [illegible]

[illegible] عوام اس کی اس چال کو سمجھ رہے ہیں۔

دہلی حکومت مذہبی عبادت گاہوں کی نگرانی کی ذمہ داری جمعیۃ علماء جیسی تنظیموں کو دے۔ امیر الہند مدظلہ کا مطالبہ

[illegible]

ہریانہ، پنجاب و ہماچل پردیش میں اصلاح معاشرہ

امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی صاحب دامت برکاتہم کی ہدایات کے مطابق [illegible]

[illegible]

تاریخ جلسہ	اسمائے گرامی مقررین	مقامات
[illegible]	مولانا مظفر حسین ندوی	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

میرٹھ میں صوبائی کانفرنس کی تیاریوں کا سلسلہ جاری

[illegible]

پنجاب وقف بورڈ کا ۳۰واں یوم تاسیس منایا گیا

[illegible]

جلسہ سیرت النبیؐ

[illegible]

بقیہ: انٹرویو فاروق عبداللہ صفحہ سے

کے داخلی تحفظ میں بھی کشمیر میں فوج کے کمانڈر ... سرینگر ... کشمیر ... فوج ... [illegible] ایسا میرے خیال سے جیسے جیسے امن قائم ہوتا جائے گا، فوج خود بخود پیچھے ہٹتی چلی جائے گی ... اور حزب ... جا سکتی ہے۔

لیکن کچھ متنازعہ واقعات بھی ہوئے ہیں ... ایسے معاملات میں ... [illegible]

[illegible]

س: کیا آپ کو لگتا ہے کہ فوج خود سپردگی کرنے والے دہشت گردوں کو بچا رہی ہے؟

ج: ایسا نہیں ہے ... دراصل خود سپردگی کرنے والے دہشت گردوں سے فوج ... [illegible]

[illegible]

بقیہ: انٹرویو مقبول ڈار صفحہ سے

[illegible]

بقیہ: پنجاب وقف بورڈ صفحہ سے

[illegible]

بقیہ: تاریخی عمارتیں صفحہ سے

[illegible]

بقیہ: رفتار ترقی صفحہ سے

[illegible]

بے جوڑ اتحاد

صفحہ کا بقیہ

[illegible]

بقیہ: کیا کھویا کیا پایا صفحہ سے

[illegible]

ضرورت ہے

[illegible]

بقیہ: جواہر القرآن صفحہ سے

[illegible]

ALJAMIAT (WEEKLY) NEW DELHI 24-10-97
R.N.I. NO.-38985/82
Postal Registration No-DL-11052/97

تاریخی عمارتیں اور ہمارا نظریہ — علاء اللہ عاطف

کشمیر کا حسن نشاط باغ اور شالیمار باغ نے دوبالا کردیا

[illegible]

خریدار متوجہ ہوں

[illegible]

ہفت روزہ الجمعیۃ نئی دہلی

[illegible]